قانون وانصاف کمیشن آف پاکستان

بچوں کی حضانت (تحویل) کا قانون وطریقہ کار

بچوں کی دیکھ بھال پرورش اور انکی **تعلیم و تربیت** کا مناسب بندوبست کرنا والدین کی ذمہ داری ہے جس کیلئے میاں **بیوی** کے درمیان خوشگوار ازدواجی تعلقات ازبس ضروری ہیں۔ میاں **بیوی** کے کشیدہ تعلقات اور آپس کے لڑائی جھگڑے دیگر **خرابیوں** کے علاوہ بچوں پر تباہ کن منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اس لئے اسلام نے طلاق کو جائز ہونے کے باوجود ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور بچوں کی حضانت یعنی تحویل (Custody) سمیت متعلقہ مسائل کی بابت تفصیلی احکام دیئے ہیں جو شخصی قوانین کے نام سے متعلقہ افراد پر انکے فقہی مسلک کے مطابق اطلاق پذیر ہیں۔ بچوں کی حضانت اور ان کے مال و جائیداد کیلئے ولی کا تقرر رائج الوقت قانون گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ (Guardian and Wards Act 1890) کے تحت کیا جاتا ہے۔ فیملی کورٹس ایکٹ 1964ء کی دفعہ 5 کے تحت حضانت کے مقدمات عائلی عدالتوں میں دائر کئے جاتے ہیں جبکہ ان کی جائیداد کی ولایت کے مقدمات چاروں صوبوں میں گارڈین جج کی عدالت میں دائر ہوتے ہیں۔

حضانت کا حق بچوں کی حضانت بنیادی طور پر والدین کا حق ہے۔ حنفی مسلک کے مطابق شخصی قانون (Personal Law) کی رو سے یہ حق بیٹے کی صورت میں سات سال تک اور **بیٹی** کی صورت میں بلوغت تک ماں کو حاصل ہے۔ ماں کی غیر موجودگی یا اسکے نااہل قرار دیئے جانے کی صورت میں یہ حق نانی یا پرنانی کو، پھر دادی یا پردادی کو، پھر حقیقی بہن کو، پھر ماں کی طرف سے سوتیلی بہن کو، پھر باپ کی طرف سے سوتیلی بہن کو اور پھر اسی ترتیب سے ان کی **بیٹیوں** کو، پھر خالہ کو، پھر پھوپھی کو اور پھر اسی ترتیب سے ان کی **بیٹیوں** کو منتقل ہو جاتا ہے۔ ان سب کی غیر موجودگی میں یا ان کے اپنے حق سے دست بردار ہو جانے یا نااہل قرار دیئے جانے کی صورت میں یہ حق باپ کو منتقل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح باپ کی غیر موجودگی میں یا اسکے نااہل قرار دیئے جانے کی صورت میں یہ حق دادا یا پردادا کو، پھر حقیقی بھائی کو، پھر سوتیلے بھائی کو، پھر اسی ترتیب سے ان کے **بیٹوں** کو، پھر چچاؤں کو اور پھر اسی ترتیب سے ان کے **بیٹوں** کو منتقل ہو جاتا ہے۔ تاہم بچی کی حضانت کا حقدار بننے کیلئے ضروری ہے کہ وہ اسکا محرم اور قابل اعتماد بھی ہو۔ ان سب کی غیر موجودگی میں یا ان کے نااہل قرار دیئے جانے کی صورت میں یہ پھر عدالت کی ذمہ داری ہے کہ ان کیلئے ولی مقرر کرے۔ شیعہ مکتب فکر کے شخصی قانون کی رو سے ماں کی حضانت کا حق بیٹے کی صورت میں دو سال کی عمر تک اور **بیٹی** کی صورت میں سات سال تک ہے پھر یہ حق باپ کو منتقل ہو جاتا ہے۔ دوران حضانت ماں کی وفات کی صورت میں بھی یہ حق باپ کو اور دونوں کی وفات کی صورت میں یہ حق دادا کو منتقل ہو جاتا ہے۔

حضانت کا بنیادی اصول حضانت کا بنیادی اصول نابالغ بچوں کی فلاح **بہبود** ہے جسے ایک فیصلہ کن حیثیت حاصل ہے۔ حضانت کیلئے بچوں کی عمروں کے تعین سے متعلق مذکورہ بالا قاعدے اور مستحق حضانت افراد کی ترتیب میں بھی بچوں کی

بھبود کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے کیونکہ ابتدائی عمر میں ان کی دیکھ بھال اور پرورش ماں اور مذکورہ بالا ترتیب کے مطابق دیگر رشتے دار عورتیں زیادہ بہتر طریقے سے کر سکتی ہیں جبکہ سات سال کی عمر کے بعد بیٹے کی تعلیم و **تربیت** اور بالغ **بیٹی** کی حفاظت کیلئے باپ اور دوسرے قریبی مرد رشتے دار قابل ترجیح ہیں تاہم شخصی قانون کے مذکورہ قاعدے اور مستحق حضانت افراد کی ترتیب کو حتمی حیثیت حاصل نہیں ہے بلکہ گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ کی دفعہ 17، 24 اور 25 کی رو سے ان کا اطلاق بچے کی **بھبود** کی شرط سے مشروط ہے۔ اگر کسی پیش آمدہ مسئلے میں عدالت اس نتیجے پر پہنچے کہ حضانت کے مذکورہ قاعدے کے اطلاق کی صورت میں نابالغ بچہ ایک ایسے فائدے سے محروم ہو سکتا ہے جو زیادہ بنیادی نوعیت کا ہے تو مذکورہ بالا ترتیب سے انحراف کرتے ہوئے اس کی حضانت اس فہرست میں مذکور کسی مستحق یا کسی دیگر شخص کو دی جا سکتی ہے۔ پس والدین میں سے کوئی بھی فریق اس قاعدے کے مطابق حضانت کا حقدار ہونے کے باوجود اگر کسی **وجہ** سے بچوں کی صحیح پرورش کرنے کی پوزیشن میں نہ ہو تو دوسرے فریق کی طرف سے عدالتی چارہ جوئی پر حق حضانت کھو سکتا ہے۔

بچے کی بھبود کی حدود و قیود بچے کی **بھبود** کے بارے میں فیصلہ کرنا عدالت کی ذمہ داری ہے جس کیلئے ہر کیس کے پورے حالات و واقعات کو گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ کی دفعہ 17 میں مذکور ہدایات کی روشنی میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس دفعہ کی رو سے بچے کی **بھبود** سے مراد اسکی دنیوی، دینی اور اخلاقی **بھبود** ہے جسکے تعین کیلئے عدالت اسکی عمر، جنس اور مذہب کے علاوہ مجوزہ ولی کی اخلاقی و مالی حیثیت، بچے کے ساتھ اس کے رشتے کی قربت، اس کے ساتھ اس کے موجود یا سابقہ تعلق اور وفات پا جانے والے والدین کی خواہش کو بھی مدنظر رکھے گی اور بچہ اگر کسی فریق کو ترجیح دینے کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو تو اسکی ترجیحی رائے پر بھی غور کرے گی۔ اس دفعہ اور دفعہ 24 کی مندرجات کی رو سے بچے کو اس فریق کی حضانت میں دیا جائے گا جو اسکی صحت، آسائش، خوشی اور تعلیم و تربیت کا زیادہ بہتر خیال رکھ سکے۔

حق حضانت کی راہ میں رکاوٹیں بچوں کی فلاح و **بھبود** کے پیش نظر حق حضانت طلب کرنے والے والدین کے بعض حالات کو بچوں کی **بھبود** کے منافی قرار دیا گیا ہے جن میں وہ شخصی قانون کی رو سے حضانت کے حقدار ہونے کے باوجود حق حضانت کھو دیتے ہیں۔ وہ حالات اور صورتیں جو بچوں کی **بھبود** کے منافی ہونے کی **وجہ** سے والد یا کسی بھی دیگر حضانت کی حقدار خاتون کو حق حضانت سے محروم کر سکتی ہیں، حسب ذیل ہیں۔

(1) کسی اجنبی شخص کے ساتھ اسکی شادی ہونا جو اس بچے کا محرم نہ ہو الا یہ کہ عدالت کی رائے میں اس بچے کا اپنی ماں کی تحویل میں رہنا اسکی **بھبود** میں ہو تاہم اگر شوہر وفات پا جائے یا ان کے درمیان علیحدگی ہو جائے تو اس کا حق حضانت دوبارہ بحال ہو جائے گا۔

(2) اسکا کردار اور چال چلن درست نہ ہونا تاہم ناخواندگی یا صحت کی **خرابی** کی بنیاد پر اسے حق حضانت سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

(3) بچوں کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کرنا یا انکی دیکھ بھال میں غفلت برتنا۔ اور

(4) بچوں کو ایسی جگہ رکھنا جہاں باپ حقیقی سرپرست ہونے کے باوجود ان پر اپنی نگرانی اور کنٹرول نہ رکھ سکے جو کہ ان بچوں

کی بہبود کیلئے ضروری ہے۔

اسی طرح جن صورتوں میں باپ قانونی طور پر حقدار ہونے کے باوجود حق حضانت کھو سکتا ہے، وہ حسب ذیل ہیں۔

(1) اسکے اخلاق و کردار کا درست نہ ہونا۔

(2) ان بچوں کے معاملے میں غفلت اور لاپرواہی کا مظاہرہ کرنا اور دیکھ بھال اور ان کی تعلیم و تربیت کا مناسب بندوبست نہ کرنا۔ اور

(3) اسکی دوسری بیوی اور بچے ہونا الا یہ کہ وہ یہ ثابت کر سکے کہ وہ ان بیوی بچوں کی موجودگی میں بھی انکی تعلیم و تربیت اور صحیح پرورش کرنے کی پوزیشن میں ہے اور اس کی بیوی کا رویہ بھی ان بچوں کے معاملے میں منفی ظاہر نہ ہو۔

بچے سے ملاقات اور عارضی تحویل کا حق

والدین میں سے کسی ایک کی حضانت میں ہوتے ہوئے بھی دوسرے فریق کو بچوں سے ملاقات اور انکی عارضی تحویل کا حق حاصل ہے۔ گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ کی دفعہ 12 کی رو سے گارڈین جج ان بچوں کے ساتھ اس کی ملاقات کے وقت اور جگہ کا تعین کر کے اس سلسلے میں حضانت رکھنے والے فریق کو ہدایات جاری کر سکتا ہے اور اگر ان کی بہبود کیلئے ضروری سمجھے تو انہیں مناسب وقفوں کے بعد اس کی عارضی تحویل میں بھی دے سکتا ہے تا کہ وہ اس کے ساتھ بھی مانوس رہیں اور انکے دل میں اس کے خلاف منفی جذبات پیدا نہ ہوں تاہم عدالت سے بچوں کی عارضی تحویل کا حکم جاری کروانے کیلئے درخواست دہندہ کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ایسا حکم جاری نہ ہونے کی صورت میں بچے کی فلاح و بہبود یا اسکی صحت یا اسکی جان خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ ایسا حکم نہ صرف حضانت کے مقدمے کی کاروائی کے دوران جاری کروایا جا سکتا ہے بلکہ عدالت حتمی فیصلے میں بھی اس بارے میں حکم جاری کر سکتی ہے۔

نابالغ بچوں کی جائیداد کی ولایت

نابالغ بچوں کی جائیداد کی ولایت کے قانونی حقدار ان کے پدری رشتہ دار ہیں۔ اسلامی شخصی قانون کی رو سے بچوں کی جائیداد کی ولایت کا پہلا قانونی حقدار ان کا باپ ہے، پھر اس کا ولی، پھر دادا اور پھر جس کے حق میں دادا وصیت کرے۔ دوسرے قریبی رشتے دار جیسے ماں، بھائی اور چچا وغیرہ انکی جائیداد کے محافظ تو ہو سکتے ہیں البتہ انہیں اس میں کسی قسم کے تصرف کا حق حاصل نہیں ہے۔ قانونی ولی کی عدم موجودگی کی صورت میں یہ عدالت کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی جائیداد کے تحفظ اور بقاء کیلئے کسی مناسب شخص کو ولی مقرر کرے جس میں بچوں کی بہبود کے پیش نظر ماں اور دوسرے مدری رشتے داروں کو بھی ترجیح دی جا سکتی ہے۔

قانونی ولی کے اختیارات

قانونی ولی بچوں کی جائیداد میں ان کی بہبود کا خیال رکھتے ہوئے کوئی بھی جائز تصرف کر سکتا ہے جس کیلئے وہ کسی عدالتی سرٹیفکیٹ کا محتاج نہیں ہے البتہ گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ کی دفعہ 28 کی رو سے وصیت کے ذریعے مقرر شدہ ولی کے تصرفات وصیت میں مذکور پابندیوں کے تابع ہونگے تاہم اگر اسے عدالت کی طرف سے بھی متعلقہ قانون کے تحت ولی مقرر کیا گیا ہو تو مذکورہ پابندیوں کے علی الرغم اسے تحریری حکم کے ذریعے ایسی جائیداد میں مقررہ طریقے کے مطابق بعض تصرفات کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ قانونی ولی کو بچوں کی جائیداد میں ان کی بہبود کے پیش نظر ہر طرح کے تصرف کا حق حاصل ہے حتیٰ کہ اگر ضرورت پڑے تو وہ اسے بیچ بھی سکتا ہے تاہم ایسی جائیداد صرف حسب ذیل

صورتوں میں بیچی جا سکتی ہے۔

(1) جائیداد کی دو چند قیمت مل سکتی ہو۔

(2) بچے کے نان و نفقے کی خاطر اسے بیچے بغیر چارہ نہ ہو۔

(3) بچے کے فوت شدہ والد کے ذمہ واجب الادا قرض کی ادائیگی کا اور کوئی بندوبست نہ ہو۔

(4) فوت شدہ والد نے کسی کے حق میں وصیت کی ہو جس کی ادائیگی کا اور کوئی بندوبست نہ ہو۔

(5) جائیداد کے اخراجات اس کی آمدنی سے متجاوز ہوں۔

(6) جائیداد شکست و ریخت کی شکار اور روبہ زوال ہو۔ اور

(7) جائیداد کسی نے غصب کی ہو اور اسکی واگزاری ناممکن ہونے کا معقول خطرہ موجود ہو۔

عدالت کی طرف سے مقرر شدہ ولی کے اختیارات عدالت کی طرف سے مقرر شدہ ولی بھی بچوں کی **بہبود** کے پیش نظر ان کی جائیداد میں کوئی بھی جائز تصرف کر سکتا ہے البتہ بعض تصرفات وہ عدالت کی پیشگی اجازت سے ہی کر سکتا ہے۔ گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ کی دفعہ 29 کی رو سے مذکورہ ولی عدالت کی پیشگی اجازت کے بغیر ایسی غیر منقولہ جائیداد کے کسی حصے کو نہ تو رہن رکھ سکتا ہے، نہ بیچ سکتا ہے، نہ ہبہ کر سکتا ہے، نہ اسکا تبادلہ کر سکتا ہے اور نہ ہی ایسی جائیداد کے کسی حصے کو پانچ سال سے زیادہ عرصے کیلئے یا اسکی بلوغت سے ماوریٰ ایک سال سے زیادہ عرصے کیلئے اجارے پر دے سکتا ہے۔ دفعہ 31 کی رو سے عدالت کی طرف سے ایسے کسی بھی تصرف کی اجازت صرف بچے کی ضرورت یا فائدے کیلئے دی جا سکتی ہے جن کا ذکر عدالت اجازت دینے سے متعلق اپنے حکم میں کرے گی، جس کیلئے عدالت دیگر کے علاوہ حسب شرائط مقرر کر سکتی ہے۔

(ا) عدالت کی منظوری کے بغیر ایسی فروخت کو حتمی شکل نہیں دی جائے گی۔

(ب) ایسی جائیداد فروختگی کے بارے میں عدالتی اشتہار کے بعد عدالت یا اس کے مقرر کردہ شخص کے روبرو سب سے اونچی بولی دینے والے کو فروخت کی جائے گی۔

(ج) ایسی جائیداد زر پیشگی (Premium) کے بدلے میں اجارے پر نہیں دی جائے گی یا اسے اتنے سالوں کیلئے اتنے کرائے پر یا ایسی شرائط پر دی جائے گی جن کے بارے میں عدالت ہدایت کرے۔

(د) فروخت کے نتیجے میں ملنے والی ساری رقم یا اس کا کچھ حصہ عدالت کے حوالے کیا جائے گا تاکہ اسے عدالتی ہدایات کے مطابق متعلقہ بچوں پر خرچ کیا جا سکے یا اس رقم کو کسی کاروبار میں لگایا جا سکے۔

مزید معلومات کیلئے حسب ذیل پتے پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ریسرچ آفیسر I

قانون و انصاف کمیشن آف پاکستان

فون نمبر 051-9208752

فیکس نمبر 051-9214416

ای میل ljcp@ljcp.gov.pk